بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک مسجد میں جمعہ شروع کرنے کے بعد ختم کر سکتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں کی آبادی اتنی زیادہ ہے کہ جہاں فی زمانہ علمائے کرام جمعہ کی اجازت دیتے ہیں (یعنی عاقل بالغ وغیرہ وہ افراد کہ جن پر جمعہ فرض ہو سکے، وہ اتنی تعداد میں ہیں کہ وہ اگر وہاں کی سب سے بڑی مسجد میں آنا چاہیں تو مسجد چھوٹی پڑ جائے) کرونا سے پہلے وہاں کی صرف جامع مسجد میں ہی جمعہ ہوتا تھا لیکن کرونا کے دنوں میں مجبوری کے باعث ایک اور مسجد میں وہاں کے اہل محلہ نے باہم مشاورت سے جمعہ شروع کردیا تھا۔ اب دوبارہ صرف جامع مسجد ہی جمعہ ادا کرنا چاہتے ہیں اور دوسری جگہ موقوف کرنا چاہتے ہیں کہ دوسری جگہ کے خطیب صاحب بھی چلے گئے ہیں۔ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ کیا اس کی شرعا اجازت ہے؟

جواب

جہاں جمعہ پڑھنے کی اجازت ہے، وہاں ایک سے زائد مقام پر پڑھنے کی اجازت دی جاتی ہے لیکن افضل اور بہتر حتی الوسع ایک مقام پر ہی جمعہ پڑھنا ہے کہ ایک مقام پر جمعہ پڑھنے میں اختلاف سے بچنا ہے اور جس جگہ ایک دفعہ جمعہ شروع کرلیا جائے، اسے ہمیشہ برقرار رکھنا بھی ضروری نہیں اور جامع مسجد میں جمعہ پڑھنے میں ثواب بھی زیادہ ہے لہذا دوسری نئی جگہ کا جمعہ موقوف کرکے، صرف جامع مسجد میں ہی جاری رکھنا درست بلکہ افضل اور زیادہ ثواب کا کام ہے۔

شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 483ھ) المبسوط للسرخسی میں فرماتے ہیں: ”فالصحيح من قول أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى أنه يجوز إقامة الجمعة في مصر واحد في موضعين وأكثر من ذلك“ ترجمہ: امام اعظم اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے صحیح قول کے مطابق ایک شہر میں دو یا اس سے زیادہ مقامات پر جمعہ قائم کرنا جائز ہے۔ (المبسوط للسرخسی، باب الجمعۃ، ج 2، ص 120، دارالمعرفۃ، بیروت)

ردالمحتار میں ہے "قال في شرح المنية الأولى هو الاحتياط لأن الخلاف في جواز التعدد وعدمه قوي، وكون الصحيح الجواز للضرورة للفتوى لا يمنع شرعية الاحتياط للتقوي. اهـ." ترجمہ: شرح منیہ میں فرمایا: بہتر احتیاط ہی ہے کیونکہ متعدد جگہ پر جمعہ پڑھنے کے جواز اور عدم جواز میں اختلاف قوی ہے اور ضرورت کی وجہ سے جواز پر فتوی دینا درست ہونا، یہ تقوی کی بنا پر احتیاط کے مشروع ہونے کو منع نہیں کرتا۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، باب الجمعۃ، ج 02، ص 18، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں سوال ہوا "ایک قصبہ میں جامع مسجد ہے کہ ہمیشہ اُس میں جمعہ ہوتا ہے اب ایک مسجد بنا ہوئی اُس کو جامع مسجد بنانا اور قدیم کی جامع مسجد کو ترک کردینا یا دونوں جا جمعہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟"

اس کے جواب میں امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا : "قصبہ وشہر جہاں جمعہ جائز ہے وہاں نماز جمعہ متعدد جگہ ہونا بھی جائز ہے اگرچہ افضل حتی الوسع ایک جگہ ہونا ہے اور اگلی مسجد جامع کو ترک کردینے کے اگر یہ معنی کہ اُس میں نماز ہی چھوڑدی جائے، تو قطعاً ناجائز کہ مسجد کا ویران کرنا ہے اور اگر یہ مراد کہ نماز تو وہاں ہوا کرے مگر جمعہ وہاں کے بدلے اب اس مسجد جدید میں ہو، اس میں اگر وہاں کے اہل اسلام کوئی مصلحتِ شرعیہ قابل قبول رکھتے ہوں تو کیا مضائقہ، ورنہ مسجد جامع وہی مسجد قدیم ہے اور اس میں نماز جمعہ کا ثواب زائد۔" (فتاوی رضویہ، ج08، ص312، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

مصدق : مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر : GRW-611

تاریخ اجراء : 18 ربیع الثانی 1444ھ/14 نومبر 2022ء